Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 17

کھڑا ڈنر

Urdu Class 11 Lesson 17: Khara Dinner (Syed Muhammad Jafri)

سید محمد جعفری • مزاحیہ شاعری • طنز • رعایتِ لفظی • شوخیِ تحریر

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

سبق 17: کھڑا ڈنر

Urdu Class 11 Lesson 17: Khara Dinner (Syed Muhammad Jafri)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے سترھویں سبق 'کھڑا ڈنر' پر مبنی ہیں۔ یہ طنز و مزاح کے نمایاں شاعر سید محمد جعفری کی نظم ہے جو ان کے مجموعے 'شوخیِ تحریر' سے لی گئی ہے۔

نظم میں مغرب کی دیکھا دیکھی شادی بیاہ اور دعوتوں میں کھڑے ہو کر کھانے (بوفے) کے رواج پر لطیف طنز کیا گیا ہے، جہاں مہمان کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور شریف آدمی پلیٹ لیے کھڑا رہ جاتا ہے۔ نوٹس میں شاعر کا تعارف، بند وار تشریح، مرکزی خیال، رعایتِ لفظی، ردیف و قوافی، اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو طنزیہ و مزاحیہ شاعری کے بارے میں آگاہ کرنا۔
- سید محمد جعفری کے مزاحیہ کلام کا جائزہ لینا۔
- نظم 'کھڑا ڈنر' میں پیش کردہ منظر کی وضاحت کرنا۔
- یہ بتانا کہ مغربی تہذیب کی نقالی نے ہمارے رہن سہن، نشست و برخاست اور طعام و کلام کو متاثر کیا ہے۔

شاعر کا تعارف

طنزیہ و مزاحیہ شاعری میں سید محمد جعفری کا نام بہت نمایاں ہے۔ وہ بھرت پور (ہندوستان) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور تعلیم کے زیادہ تر مراحل لاہور میں طے کیے۔ ان کے والد سید محمد علی جعفری اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور کے پرنسپل اور تاریخ و فلسفہ کے عالم تھے۔

تعلیم کے بعد چند دن اخبار 'زمیندار' سے وابستہ رہے، پھر کچھ سکولوں اور گورنمنٹ کالج لائل پور (فیصل آباد) میں پڑھایا۔ 1940ء میں محکمۂ اطلاعات میں انفارمیشن آفیسر بن کر دہلی گئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان آئے؛ 1964ء میں پریس اور کلچرل اتاشی مقرر ہوئے اور 1966ء میں ریٹائر ہو کر کراچی میں مستقل رہائش اختیار کی، وہیں وفات پائی۔

انھوں نے کبھی باقاعدہ کسی سے اصلاح نہیں لی، البتہ لکھنؤ میں دو سالہ قیام کے دوران ظریف لکھنوی اور عزیز لکھنوی جیسے اساتذہ کی صحبت سے فیض پایا۔ وہ اکبر الہ آبادی کے بڑے مداح تھے، اسی لیے ان کی نظموں کا بڑا موضوع بھی تہذیبی تضاد کا شکار معاشرہ ہے۔ ان کے ہاں مزاح کی لطافت زیادہ اور طنز کی تلخی کم ہے۔ مجموعے: 'شوخیِ تحریر' اور 'تیرِ نیم کش'؛ وفات کے بعد 'کلیاتِ سید محمد جعفری' شائع ہوئی۔

Free notes: freebooks.pk

فنی محاسن اور قواعد

طنز و مزاح

مزاح میں ہنسی اور شگفتگی ہوتی ہے، طنز میں کسی خامی پر چوٹ؛ اس نظم میں مزاح کے پردے میں دعوتوں کی بدنظمی پر طنز ہے۔

رعایتِ لفظی

کسی لفظ کو اس طرح استعمال کرنا کہ اس کے دو مطلب ذہن میں آئیں اور مزاح پیدا ہو؛ جیسے انور مسعود کے قطعے میں 'بل' (بجلی گیس کا بل اور درد کا بل کھانا)۔

تضمین

کسی دوسرے شاعر کا مصرع اپنے کلام میں شامل کرنا؛ اس نظم کے دوسرے اور تیسرے بند میں دوسروں کے مصرعے تضمین کیے گئے ہیں جو مزاح کو بڑھاتے ہیں۔

ہیئت

نظم چار بندوں پر مشتمل ہے؛ ہر بند میں چار ہم قافیہ مصرعے اور آخر میں ایک الگ قافیے کا شعر (مسدس کا انداز)۔

ردیف و قوافی

پہلا بند: ردیف 'کھاتے ہیں'، قوافی غریب الدیار، بے مہار، سوار، ادھار؛ دوسرا بند: ردیف 'لیے'، قوافی پیٹ، لپیٹ، سمیٹ، پلیٹ؛ تیسرا بند غیر مردف، قوافی بھاگا، جاگا، دھاگا، آگا۔

تشبیہ و مبالغہ

مہمانوں کو بے مہار اونٹ اور کھانے کے منظر کو فوجی پریڈ سے تشبیہ دی گئی ہے؛ مبالغہ آمیز تصویر کشی ہنسی پیدا کرتی ہے۔

انگریزی الفاظ

ڈنر، فرسٹ ایڈ، پریڈ، پلیٹ جیسے انگریزی الفاظ مغربی نقالی کے موضوع سے ہم آہنگ ہیں اور مزاح بڑھاتے ہیں۔

نظم کا تعارف

نظم 'کھڑا ڈنر' ایک ایسی دعوت کا منظر ہے جس میں کرسیاں نہیں، سب کھڑے ہو کر کھاتے ہیں۔ شاعر بتاتا ہے کہ کس طرح لوگ بے قابو ہو کر کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں، کچھ لوگ میز کے کنارے ڈٹ کر سارے کھانے اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں اور شاعر خالی پلیٹ لیے کھڑا رہ جاتا ہے۔

کہیں مرغ کی ٹانگ کوئی رقیب اچک لیتا ہے، کہیں کباب میں دھاگا لپٹ آتا ہے، اور آخر میں خواتین کی میز کے پاس شاعر اس انتظار میں کھڑا رہ جاتا ہے کہ وہ ہٹیں تو نان کا ایک ٹکڑا اٹھا سکے۔ یوں مزاح کے انداز میں مغرب کی اندھی تقلید اور

Free notes: freebooks.pk

دعوتوں کی بدتہذیبی پر طنز کیا گیا ہے۔

بند وار تشریح

پہلا بند: کھڑا ڈنر کی پریڈ

شاعر کہتا ہے کہ کھڑا ڈنر گویا پردیسیوں کا کھانا ہے جو بغیر بیٹھے کھاتے ہیں۔ لوگ بے مہار اونٹ کی طرح کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں، گویا اپنی میز پر سوار ہو کر کھا رہے ہوں، اور ایسی جلدی میں کھاتے ہیں جیسے کھانا ادھار کا ہو اور ختم ہونے سے پہلے وصول کرنا ہو۔ غریب پیٹ کی یوں فوری 'فرسٹ ایڈ' ہوتی ہے اور ڈنر کا منظر کسی فوجی پریڈ جیسا لگتا ہے۔

دوسرا بند: خالی میز اور خالی پلیٹ

کچھ لوگ میز کے کنارے اپنا پیٹ لیے ڈٹ کر کھڑے ہیں؛ کسی نے کوفتے اٹھا کر اپنے لیے پلیٹ لیے اور کسی نے ادھر ادھر کے سارے کھانے سمیٹ لیے۔ شاعر پیچھے کھڑا تھا، سو پلیٹ ہاتھ میں لیے رہ گیا اور میز خالی ہو گئی۔ اب اور کیا ہوگا؟ یہاں شاعر ایک مصرع تضمین کرتا ہے کہ 'احباب پلاؤ کھائیں گے اور فاتحہ ہوگی'؛ یعنی بھوک سے ہماری تو گویا موت ہو گئی، اب دوست ہماری فاتحہ کا پلاؤ کھائیں گے۔ یہ غیر متوقع جوڑ زبردست مزاح پیدا کرتا ہے۔

تیسرا بند: مرغ کی ٹانگ اور کباب کا دھاگا

مرغ کی ایک ہی ٹانگ بچی تھی اور وہ بھی رقیب لے بھاگا؛ شاعر کا نصیب جاگا بھی تو دیر سے۔ کباب اٹھایا تو اس کے ساتھ دھاگا لپٹ آیا۔ شاعر حیران ہے کہ یہ کیسا ڈنر ہے جس کا نہ کوئی آگا ہے نہ پیچھا، یعنی کوئی ترتیب اور نظم ہی نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ جب ڈنر کھانے آیا تھا تو کیا خبر تھی کہ یہ حال ہوگا، اور ایک اور مصرع تضمین کر کے کہتا ہے کہ ان دعوتوں کی چمک دمک کے پیچھے تلخ حقیقتیں چھپی ہیں۔

چوتھا بند: خواتین کی میز

ایک میز کے گرد خواتین صف باندھے کھڑی ہیں اور شاعر بے چارہ سہما ہوا ایک کونے میں کھڑا ہے۔ خواتین کے لبوں سے گفتگو کا فوارہ جاری ہے اور وہ ہٹنے کا نام نہیں لیتیں، جب کہ شاعر انتظار میں ہے کہ یہ ہٹیں تو وہ نان کا ایک ٹکڑا ہی اٹھا لے۔ آخری شعر میں وہ کہتا ہے کہ مرغ و ماہی تو حسینوں کے گھیرے میں قید ہیں اور ہم ان کی بے توجہی کے مارے ہوئے ہیں۔

مرکزی خیال

نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ مغرب کی اندھی تقلید میں اپنایا گیا 'کھڑا ڈنر' ہمارے معاشرے میں بدنظمی، ہوس اور بدتہذیبی کا منظر بن جاتا ہے۔ شاعر مزاح کے پردے میں یہ پیغام دیتا ہے کہ کھانے کے آداب، تحمل اور دوسروں کا خیال ہماری

Free notes: freebooks.pk

تہذیب کا حصہ ہیں، جنھیں نقالی میں نہیں بھولنا چاہیے۔

اہم الفاظ کے معنی

غریب الدیار

پردیسی، وطن سے دور۔

شترِ بے مہار

بے لگام اونٹ؛ بے قابو شخص۔

شکم

پیٹ۔

فرسٹ ایڈ

ابتدائی طبی امداد؛ یہاں جلدی جلدی پیٹ بھرنا۔

پریڈ

فوجی قواعد و مارچ۔

رقیب

مقابل، حریف۔

تضمین

دوسرے شاعر کا مصرع اپنے کلام میں لانا۔

صف آرا

قطار باندھے ہوئے۔

فوارہ

پانی کی دھار اچھالنے والا چشمہ؛ یہاں مسلسل گفتگو۔

پارہ

ٹکڑا۔

مرغ و ماہی

مرغی اور مچھلی۔

کم نگاہی

بے توجہی، بے رخی۔

خاکہ

کھڑا ڈنر: بندوں کا خاکہ: یہ خاکہ نظم کے چاروں بندوں کے مناظر اور آخر میں طنز کا ہدف دکھاتا ہے۔

کھڑا ڈنر: بندوں کا خاکہ

بند 1
بے مہار مہمان؛ ڈنر گویا فوجی پریڈ۔

↓

بند 2
میز کنارے قبضہ؛ شاعر خالی پلیٹ لیے۔

↓

بند 3
مرغ کی ٹانگ رقیب لے بھاگا؛ کباب میں دھاگا۔

↓

بند 4
خواتین کی میز؛ نان کا ٹکڑا بھی مشکل۔

↓

طنز کا ہدف
مغرب کی اندھی تقلید اور کھانے کے آداب کی پامالی۔

مختصر سوالات و جوابات

'کھڑا ڈنر' کون کھاتے ہیں؟

شاعر کے بقول غریب الدیار یعنی پردیسی، جو بیٹھنے کی جگہ کے بغیر کھڑے کھڑے کھاتے ہیں۔

مرغ کی ٹانگ کون لے بھاگا؟

رقیب۔

freebooks.pk

‘شترِ بے مہار’ سے کیا مراد ہے؟

بے لگام اونٹ؛یعنی وہ مہمان جو بے قابو ہو کر کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

گفتگو کا فوارہ کس کے لبوں سے رواں تھا؟

میز کے گرد صف آرا خواتین کے لبوں سے۔

فوجی پریڈ کس کے سائے میں ہوتی ہے؟

ڈنر کے سائے میں۔

کباب اٹھانے پر کیا ہوا؟

اس میں دھاگا لپٹا ہوا نکلا۔

شاعر خالی پلیٹ لیے کیوں کھڑا رہ گیا؟

کیونکہ میز کے کنارے کھڑے لوگوں نے سارے کھانے سمیٹ لیے اور میز خالی ہو گئی۔

پہلے دو بندوں کی ردیف کیا ہے؟

پہلے بند کی ‘کھاتے ہیں’ اور دوسرے بند کی ‘ لیے’۔

رعایتِ لفظی کسے کہتے ہیں؟

کسی لفظ کو ایسے برتنا کہ اس کے دو مطلب ذہن میں آئیں اور مزاح پیدا ہو۔

سید محمد جعفری کس شاعر کے مداح تھے؟

اکبر الہ آبادی کے، جنھیں وہ اردو کا سب سے بڑا مزاحیہ شاعر سمجھتے تھے۔

سید محمد جعفری کے شعری مجموعوں کے نام لکھیں۔

شوخیِ تحریر اور تیرِ نیم کش؛ بعد میں کلیاتِ سید محمد جعفری۔

یہ نظم کس مجموعے سے لی گئی ہے؟

شوخیِ تحریر۔

تفصیلی سوالات و جوابات

نظم 'کھڑا ڈنر' کا خلاصہ لکھیں۔

منظر

دعوت میں کھڑے ہو کر کھانے کا انتظام ہے؛ مہمان بے قابو ہو کر کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور منظر فوجی پریڈ جیسا لگتا ہے۔

شاعر کی بے بسی

کچھ لوگ میز کے کنارے ڈٹ کر سب کھانے سمیٹ لیتے ہیں اور شاعر خالی پلیٹ لیے کھڑا رہ جاتا ہے۔

مزاحیہ واقعات

مرغ کی ٹانگ رقیب لے بھاگتا ہے، کباب کے ساتھ دھاگا لپٹ آتا ہے، اور شاعر خواتین کے ہٹنے کے انتظار میں نان کا ٹکڑا بھی نہیں اٹھا پاتا۔

طنز

مزاح کے پیچھے مغرب کی اندھی تقلید اور کھانے کے آداب کی پامالی پر طنز ہے۔

نظم 'کھڑا ڈنر' میں شاعر نے مزاحیہ کیفیت کس طرح پیدا کی ہے؟

تشبیہات

مہمانوں کو شترِ بے مہار اور کھانے کے منظر کو فوجی پریڈ اور فرسٹ ایڈ سے تشبیہ دے کر ہنسی پیدا کی گئی ہے۔

واقعات کی تصویر کشی

رقیب کا مرغ کی ٹانگ لے بھاگنا، کباب میں دھاگا اور خالی پلیٹ لیے کھڑا شاعر جیسے مناظر آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں۔

تضمین

سنجیدہ مصرعوں کو کھانے کی صورت حال میں فٹ کر دینا غیر متوقع اور مزاحیہ تاثر دیتا ہے۔

الفاظ کا انتخاب

انگریزی الفاظ (ڈنر، پریڈ، فرسٹ ایڈ، پلیٹ) کا اردو کے ساتھ ملاپ اور اپنی بے چارگی کا بیان نظم کو شگفتہ بناتا ہے۔

Free notes: freebooks.pk

نظم 'کھڑا ڈنر' کے پہلے بند کی تشریح کریں۔

حوالہ

یہ بند سید محمد جعفری کی نظم 'کھڑا ڈنر' (مجموعہ شوخیِ تحریر) سے لیا گیا ہے۔

مفہوم

شاعر کہتا ہے کہ کھڑا ڈنر پردیسیوں کا سا کھانا ہے؛ لوگ بے مہار اونٹ کی طرح اور ایسی جلدی میں کھاتے ہیں جیسے کھانا ادھار کا ہو۔

طنزیہ پہلو

غریب پیٹ کی یوں فرسٹ ایڈ ہوتی ہے اور ڈنر کے سائے میں پریڈ ہوتی ہے؛ یعنی کھانا آداب کے بجائے دوڑ دھوپ اور دھکم پیل بن جاتا ہے۔

محاسن

تشبیہ (شترِ بے مہار، پریڈ)، ردیف 'کھاتے ہیں' کی تکرار، اور انگریزی الفاظ کا برمحل استعمال۔

سید محمد جعفری کی شخصیت اور مزاح نگاری پر نوٹ لکھیں۔

حالات

بھرت پور میں پیدا ہوئے، لاہور میں تعلیم پائی؛ زمیندار، تدریس، محکمۂ اطلاعات اور پریس و کلچرل اتاشی رہے؛ کراچی میں وفات پائی۔

ادبی تربیت

لکھنؤ میں ظریف لکھنوی اور عزیز لکھنوی کی صحبت سے فیض پایا؛ اکبر الہ آبادی کے بڑے مداح تھے۔

مزاح کی خصوصیات

لطافت اور شگفتگی زیادہ، طنز کی تلخی کم؛ معاشرتی کرداروں اور تہذیبی تضاد کو مزاح کے انداز میں پیش کرتے ہیں۔

تصانیف

شوخیِ تحریر، تیرِ نیم کش، اور کلیاتِ سید محمد جعفری۔

معروضی سوالات (MCQs)

فوجی پریڈ ہوتی ہے: (الف) شجر کے سائے میں (ب) ڈنر کے سائے میں (ج) تلواروں کے سائے میں (د) دیوار کے سائے میں

درست جواب: (ب) ڈنر کے سائے میں۔ ڈنر کے سائے میں۔

Free notes: freebooks.pk

مرغ کی ٹانگ لے بھاگا: (الف) رقیب (ب) حریف (ج) نوجوان (د) بچہ

درست جواب: (الف) رقیب۔ رقیب۔

کباب اٹھایا تو اس میں لپٹ گیا: (الف) کاغذ (ب) دھاگا (ج) بال (د) پتا

درست جواب: (ب) دھاگا۔ دھاگا۔

نظم 'کھڑا ڈنر' کے شاعر ہیں: (الف) سید ضمیر جعفری (ب) سید محمد جعفری (ج) انور مسعود (د) دلاور فگار

درست جواب: (ب) سید محمد جعفری۔ سید محمد جعفری۔

یہ نظم کس مجموعے سے ہے؟ (الف) تیرِ نیم کش (ب) شوخیِ تحریر (ج) فصلِ سلاسل (د) اخترستان

درست جواب: (ب) شوخیِ تحریر۔ شوخیِ تحریر۔

نظم کتنے بندوں پر مشتمل ہے؟ (الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) چھ

درست جواب: (ب) چار۔ چار بند۔

پہلے بند کی ردیف ہے: (الف) ہوتی ہے (ب) کھاتے ہیں (ج) لیے (د) ہوگا

درست جواب: (ب) کھاتے ہیں۔ کھاتے ہیں۔

سید محمد جعفری کس کے مداح تھے؟ (الف) غالب (ب) اکبر الہ آبادی (ج) اقبال (د) میر

درست جواب: (ب) اکبر الہ آبادی۔ اکبر الہ آبادی۔

سید محمد جعفری کہاں پیدا ہوئے؟ (الف) لکھنؤ (ب) بھرت پور (ج) دہلی (د) لاہور

درست جواب: (ب) بھرت پور۔ بھرت پور۔

'غریب الدیار' کا مطلب ہے: (الف) مفلس (ب) پردیسی (ج) مہمان (د) فقیر

درست جواب: (ب) پردیسی۔ وطن سے دور۔

نظم میں طنز کا اصل ہدف ہے: (الف) مغرب کی اندھی تقلید (ب) غربت (ج) سیاست (د) تعلیم

درست جواب: (الف) مغرب کی اندھی تقلید۔ کھڑا ڈنر کا رواج۔

انور مسعود کے قطعے میں رعایتِ لفظی کس لفظ میں ہے؟ (الف) بل (ب) گیس (ج) فون (د) چوٹ

درست جواب: (الف) بل۔ بل (بجلی کا بل اور درد کا بل)۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- شاعر: سید محمد جعفری؛ بھرت پور میں پیدا، لاہور میں تعلیم، کراچی میں وفات؛ اکبر الہ آبادی کے مداح۔
- مجموعے: شوخیِ تحریر (ماخذ)، تیرِ نیم کش؛ کلیاتِ سید محمد جعفری۔

Free notes: freebooks.pk

- بند: پریڈ اور فرسٹ ایڈ ← خالی میز، خالی پلیٹ ← مرغ کی ٹانگ اور کباب کا دھاگا ← خواتین کی میز۔
- ردیف: پہلا بند 'کھاتے ہیں' (غریب الدیار، بے مہار، سوار، ادھار)، دوسرا بند 'لیے' (پیٹ، لپیٹ، سمیٹ، پلیٹ)؛ تیسرا بند قوافی بھاگا، جاگا، دھاگا، آگا۔
- فنی نکات: تضمین، تشبیہ، مبالغہ، انگریزی الفاظ، رعایتِ لفظی (قواعد)۔
- پیغام: مغرب کی اندھی تقلید اور کھانے کے آداب کی پامالی پر طنز۔

امتحانی نکات

- مزاحیہ نظم کی تشریح میں مفہوم کے ساتھ یہ ضرور لکھیں کہ ہنسی کس چیز سے پیدا ہو رہی ہے اور طنز کا ہدف کیا ہے۔
- ردیف و قوافی کے سوال میں ہر بند کی ردیف الگ لکھیں اور قوافی کی فہرست بنائیں۔
- رعایتِ لفظی کی تعریف کے ساتھ انور مسعود کے قطعے والی 'بل' کی مثال کا مفہوم بیان کریں۔
- تضمین والے مصرعوں کے شاعر کا نام درسی کتاب یا استاد سے تصدیق کر کے یاد کریں۔
- خلاصے میں چاروں بندوں کے مناظر ترتیب سے اور آخر میں طنز کا پیغام لکھیں۔

Free notes: freebooks.pk